حوالہ نمبر: 3782/38		فتویٰ نمبر: 57259/56	سائل: مولوی محمد منصور		مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: مفتی محمد صاحب		مفتی: ابولبابہ شاہ منصور صاحب	مفتی: فیصل احمد صاحب		مفتی: محمد حسین خلیل صاحب
کتاب: جائز اور ناجائز امور کا بیان		باب: لباس اور زیب و زینت کے مسائل			تاریخ: 14-Mar-17

کرنڈی، بوسکی اور راسِلک کے کپڑے میں ریشم کی تحقیق

1) آج کل کرنڈی کا کپڑا بہت کثرت سے بازار میں خرید و فروخت ہو رہا ہے، بندہ کی فیصل آباد کے ایک کپڑے کے تاجر سے بات ہوئی تو اس نے بتایا کہ ہم نے اس کپڑے کو لیبارٹری میں بھی ٹیسٹ کروایا ہے اور کرنڈی کا کپڑا سیل کرنے والوں سے بھی معلومات لی ہیں، ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کرنڈی کے کپڑے میں قدرتی ریشم ضرور ملایا جاتا ہے، تھوڑا ہو یا زیادہ، بہر صورت اس میں قدرتی ریشم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اس تاجر نے بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ بتایا کہ اس میں ریشم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اس وقت سے بندہ نے کرنڈی پہننا چھوڑ دی، لیکن بندہ تردد اور پریشانی میں ہے کہ اگر اس میں ریشم ہے تو جو مسلمان مرد اتنی کثرت سے یہ کپڑا پہنتے ہیں ان کا کیا حکم ہو گا؟ کیونکہ عام لوگ اس کو جائز سمجھتے ہیں اور ان کو علم نہیں کہ اس میں قدرتی ریشم ہوتا ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قدرتی ریشم تو بہت مہنگا ہوتا ہے، جب کہ کرنڈی کا کپڑا اتنا مہنگا نہیں ہے، لہذا اگر ریشم ہو گا بھی تو وہ مصنوعی ریشم ہو گا۔

2) بوسکی کا کپڑا بھی آج کل بکثرت استعمال ہو رہا ہے، خصوصاً نوجوانوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ریشم ڈالا جاتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

3) "راسلک" کے نام سے ایک کپڑا بازار میں فروخت ہو رہا ہے، اس کے بارے میں بھی سنا ہے کہ اس میں خالص ریشم ہوتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ نیز

نیز جن صورتوں میں ریشم کی وجہ سے کپڑے کا پہننا ناجائز ہے، ان صورتوں میں ایسے کپڑے کے بیچنے اور خریدنے کا کیا حکم ہو گا؟ ازراہِ کرم تینوں سوالات کے جوابات کے سلسلہ میں تفصیلی رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

مولوی محمد منصور

تحصیل شور کوٹ، ضلع جھنگ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الجواب باسم ملہم الصواب

سوالات کے جوابات سے پہلے بطور تمہید چند باتیں ملاحظہ فرمائیں:

تمہید نمبر(1):

1۔ کرنڈی کا کپڑا:

کراچی، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کپڑے کے بعض تھوک پر بیچنے والے تاجروں سے کرنڈی کے بارے میں معلومات لی گئیں تو وہ کرنڈی کے کپڑے کی تیاری اور اس میں کتنے فیصد ریشم ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں ان کو معلومات نہیں تھیں، اس لیے انھوں نے بتایا کہ اس کی حتمی معلومات کے لیے ملتان کے تاجروں سے رابطہ کیا جائے، کیونکہ کرنڈی کا کپڑا پورے پاکستان میں ملتان سے بن کر آتا ہے، لہٰذا چین سے دھاگہ منگوا کر کرنڈی کا کپڑا تیار کر کے مختلف شہروں میں بھیجنے والے ملتان کے دو مشہور تاجر جناب طارق صاحب (ان کا کاروبار "الحریر" کے نام سے معروف ہے، ان کا کپڑا بنانے کا کارخانہ بشیر آباد، نزد ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان میں واقع ہے، راقم اور ایک مولانا صاحب ان کے کارخانہ میں گئے اور کرنڈی کا کپڑا بنانے کے مراحل کا باقاعدہ مشاہدہ کیا)، حاجی اکبر صاحب (ان کا کاروبار بھی ملتان میں "فلک شیر کرنڈی" کے نام سے مشہور ہے) اور کپڑا تیار کرنے والے بعض دیگر تاجروں سے تفصیلی بات چیت ہوئی، جس کے نتیجہ میں درج ذیل معلومات موصول ہوئیں:

1) کرنڈی کا کپڑا جس دھاگے سے بنتا ہے وہ دھاگہ چین سے امپورٹ ہوتا ہے، اور اس میں قدرتی ریشم کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے، البتہ اس دھاگے میں گھٹیا اور ادنی قسم کا ریشم ڈالا جاتا ہے، جس کو تاجروں کے عرف میں "Waste Silk" کہا جاتا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ریشم کا کیڑا شہتوت کے پتے وغیرہ کھا کر اپنے اوپر ریشم کی تہہ بناتا رہتا ہے، جب یہ تہہ کافی موٹی ہو جاتی ہے تو اس کو گرم پانی میں ڈال دیتے ہیں، جس سے خول کے اندر کیڑا مر جاتا ہے، پھر اس کو خشک کر کے مشین کے ذریعے اس کے اوپر سے ریشم کا دھاگہ اتارا جاتا ہے جو تقریباً ایک ہزار گز لمبا ہوتا ہے، دھاگہ جب نو سو یا ساڑھے نو سو گز تک اتار لیا جاتا ہے تو نیچے باریک سا خول باقی رہ جاتا ہے اس کو پھوک کہتے ہیں، اب اس کے اوپر سے مزید دھاگہ نہیں اتارا جا سکتا۔ اس خول کے اندر کیڑا ہوتا ہے، پہلے زمانے میں اس کو پھینک دیا جاتا تھا۔

لیکن موجودہ دور میں اس خول (جس کے اندر کیڑا ابھی مردہ حالت میں موجود ہوتا ہے) کو مشینوں میں ڈال کر اس میں کاٹن کی متفرق مقدار شامل کر کے کرنڈی کا دھاگہ تیار کیا جاتا ہے، البتہ پورے پاکستان میں آنے والے دھاگے میں عام طور پر چالیس سے پچاس فیصد تک "Waste Silk" ہوتا ہے (کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے)، اس طرح کرنڈی کے تیار شدہ کپڑے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

میں عام طور پر ریشم کی مقدار دس سے بیس فیصد ہوتی ہے، پھر کرنڈی کا دھاگہ دو قسم کا ہوتا ہے: ایک دانے دار دھاگہ ہوتا ہے، اس میں کیڑے کا جسم دس سے پندرہ فیصد تک ہوتا ہے، دوسرا بغیر دانے دار ہوتا ہے، اس میں کیڑے کے جسم کی مقدار ایک سے تین فیصد تک ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ خول بھی کیڑے کے منہ سے نکلے ہوئے ریشم سے ہی بنا ہوتا ہے، اس کو پھوک اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اوپر سے مزید دھاگہ نہیں اتارا جاسکتا، جس کی وجہ سے پرانے زمانے میں اس کو پھینک دیا جاتا تھا، لیکن اب مشینوں میں ڈال کر اس کا بھی دھاگہ بنالیا جاتا ہے۔

2) کرنڈی کا کپڑا چار قسم کا ہوتا ہے:

i. **خالص کرنڈی:** اس میں تانا اور بانا دونوں کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم دانے دار کرنڈی بھی ہے، جس کے بانے میں دانے دار کرنڈی کا دھاگہ استعمال ہوتا ہے اور عام طور پر خالص کرنڈی کے نام سے فروخت ہونے والا کپڑا یہی دانے دار کرنڈی والا کپڑا ہوتا ہے۔

ii. **کاٹن کرنڈی:** اس میں تانا کاٹن کا اور بانا بغیر دانے دار کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے۔

iii. **پولیسٹر کرنڈی:** اس میں تانا پولیسٹر کا اور بانا بغیر دانے دار کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے۔ (تیل کے کنویں سے تیل نکالنے کے بعد جو نیچے تلچھٹ وغیرہ بچ جاتی ہے اس سے مختلف چیزیں بنتی ہیں، یہ دھاگہ بھی اسی سے بنایا جاتا ہے، جس کو پولیسٹر کا دھاگہ کہتے ہیں) آج کل اس سے مختلف قسم کے کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

iv. **ریشم کرنڈی:** اس میں تانا خالص ریشم کا اور بانا بغیر دانے دار کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے۔

3) پرانے زمانے میں کپڑے میں بانا موٹا اور تانا باریک ہوتا تھا، اب ایسی مشینیں بھی آچکی ہیں، جن میں تانا موٹا اور بانا باریک یا اس کے برعکس یا پھر دونوں برابر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اب بھی عام طور پر گزشتہ زمانے کی طرح تانا باریک اور بانا موٹا ہی ہوتا ہے اور تیار شدہ کپڑے میں پینسٹھ فیصد (65%) بانے اور پینتیس فیصد (35%) تانے کی مقدار ہوتی ہے۔

4) کرنڈی کا کپڑا دیکھنے میں ریشم کا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں لچک ہوتی ہے، کیونکہ اس کو کلف لگا ہوتا ہے، اگر اس کو کچھ دیر تک پانی میں رکھا جائے تو اس میں خاص قسم کی لچک پیدا ہو جاتی ہے۔

2۔ بوسکی کا کپڑا:

بوسکی کا کپڑا چین سے بن کر آتا ہے، اس میں خالص ریشم ڈالا جاتا ہے اور یہ ریشم تانا اور بانا دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور مجموعی طور پر بوسکی کپڑے میں ریشم کی مقدار کم از کم پچاس فیصد اور زیادہ سے زیادہ سو فیصد ہوتی ہے، پھر بوسکی کی دو قسمیں ہیں:

i. **آٹھ پاؤنڈ بوسکی:** اس میں ریشم کی مقدار زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ii. **چھ پاؤنڈ بوسکی:** بوسکی کی اس قسم میں ریشم کی مقدار آٹھ پاؤنڈ بوسکی کی بنسبت کم استعمال ہوتی ہے۔

3۔ "راسلک / رائے سلک" کپڑا:

یہ کپڑا بھی خالص ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اور زیادہ تر انڈیا میں تیار ہوتا ہے، اس کے بھی تانے اور بانے دونوں میں ریشم ہوتا ہے، نیز اس کپڑے میں سو فیصد ریشم ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ آج کل بازار میں مصنوعی ریشم یعنی پولیسٹر سے تیار شدہ کپڑے کو بھی "بوسکی" اور "راسلک" کے نام سے فروخت کیا جاتا ہے، البتہ پولیسٹر کا بنا ہوا کپڑا اصل ریشمی کپڑے کی بنسبت سستا ہوتا ہے۔ اور ان کو ریشمی کپڑوں کے نام سے ہی فروخت کیا جاتا ہے، اسی طرح مکمل طور پر کاٹن کا بنا ہوا کپڑا بھی کرنڈی کے نام سے فروخت کیا جاتا ہے۔

تمہید نمبر (2):

i. احادیثِ مبارکہ میں اگرچہ مردوں کے لیے ریشم حرام قرار دیا گیا ہے، لیکن چار انگلیوں کی مقدار ریشم کے استعمال کی مردوں کو اجازت دی گئی ہے، اور اس مقدار کی تشریح میں فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد گریبان، آستین اور کناروں پر چار انگلیوں کے برابر ریشم کی پٹی لگانا مراد ہے اور ایسا جبہ (جس کے گریبان اور آستین وغیرہ پر ریشم کی پٹی لگی ہوئی ہو) پہننا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے، چنانچہ سنن ابی داود (4/87) کی روایت ملاحظہ فرمائیں:

"حدثنا عبد الله أبو عمر مولى أسماء بنت أبى بكر قال رأيت ابن عمر فى السوق اشترى ثوبا شاميا فرأى فيه خيطا أحمر فرده فأتيت أسماء فذكرت ذلك لها فقالت يا جارية ناولينى جبة رسول الله - صلى الله عليه وسلم- فأخرجت جبة طيالسة مكفوفة الجيب والكمين والفرجين بالديباج".

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابو عمر جو کہ حضرت اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کو بازار میں دیکھا، انھوں نے ایک شامی کپڑا خریدا، جس پر سرخ دھاریاں تھیں، انھوں نے وہ کپڑا واپس کر دیا، (شاید دھاریاں ریشم کی ہونے کی وجہ سے واپس کیا ہو)۔ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے یہ قصہ ذکر کیا تو انھوں نے ایک بچی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مجھے دیجیے، وہ بچی سبز رنگ کا ایک جبہ نکال کے لائی، جس کے گریبان، آستینوں اور کوٹ کے چاک (کناروں) پر ریشم کا گوٹہ لگایا گیا تھا۔

نیز احادیثِ مبارکہ میں خالص ریشم کا کپڑا حرام قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سنن ابی داود کی ایک حدیث میں حضرت ابنِ عباسؓ کا فرمان منقول ہے:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

سنن أبي داود (164/6، بتحقيق شعيب الأرنؤوط)

نهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عن الثوب المصمت من الحرير.

یعنی حضور اکرم ﷺ نے خالص ریشم کا کپڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابنِ عبد البرؒ نے اس سے وہ کپڑا مراد لیا ہے جو خالص ریشم کا بنا ہوا ہو اور اس میں روئی وغیرہ کی ملاوٹ نہ ہو، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (240/14)

لا يختلفون في الثوب المصمت الحرير الصافي الذي لا يخالطه غيره أنه لا يحل للرجال لباسه.

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں صرف خالص ریشم کا کپڑا حرام ہے، باقی جس کپڑے میں ریشم کی ملاوٹ ہو یا اس کے کناروں پر ریشم لگا ہو وہ حرام نہیں، بلکہ اس میں تفصیل ہے، جو آگے آرہی ہے۔

ii. بعض آثارِ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے "خز" کا جبہ پہننے کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ شرح معانی الآثار (4/ 256) کی روایت ہے:

"عن وهب بن كيسان قال: رأيت سعد بن أبي وقاص وأبا هريرة وجابر بن عبد الله وأنس بن مالك يلبسون الخز".

ترجمہ: حضرت وہب بن کیسان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کو خز (کا کپڑا) پہنے ہوئے دیکھا۔

اس حدیث کی تشریح میں شراحِ حدیث نے لکھا ہے کہ "خز" سے مراد وہ کپڑا ہے جو ریشم اور روئی وغیرہ کو ملا کر بنایا گیا ہو۔

باقی "خز" کے عربی میں دو معنی بیان کیے گئے ہیں: ایک بحری بکری کی اُون (فقہائے کرام رحمہم اللہ کی بعض عبارات میں یہ معنی بھی مراد لیا گیا ہے) دوسرا ایسا کپڑا جو ریشم اور اُون وغیرہ کو ملا کر بنا گیا ہو، نیز بعض اوقات خالص ریشم کے کپڑے کو بھی "خز" کہہ دیتے ہیں، چنانچہ عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب (5/ 345) کے مصنف علامہ ابن منظور رحمہ اللہ نے ابن اثیر جزری رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

قال ابن الأثير: الخز المعروف أَوّلاً ثياب تنسج من صوف وإبْرَيْسم وهي مباحة قال وقد لبسها الصحابة والتابعون، فيكون النهي عنها لأجل التشبه بالعجم وزيّ المترفين قال: وإن أريد بالخزّ النوع الآخر وهو المعروف الآن فهو حرام لأَنه كله معمول من الإِبْرَيْسَم قال: وعليه يحمل الحديث الآخر قوم يستحلون الخزّ والحرير.

اسی طرح علامہ وحید الزماں کیرانوی رحمہ اللہ القاموس الوحید (صفحہ: 434) میں "خز" کا معنی بیان فرماتے ہیں:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الخز: اُون اور ریشم کا بنا ہوا کپڑا

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا جو ریشم اور اون سے بنایا گیا ہو، اس کا پہننا حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ لہذا اس کا پہننا جائز اور مباح ہے، نیز روایات میں تانے اور بانے کی بھی کوئی تفصیل نہیں ذکر کی گئی۔

iii. اگر کپڑا ریشم اور روئی وغیرہ کو ملا کر بنایا گیا ہو تو فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی عبارات سے اس کی تین صورتیں ماخوذ ہوتی ہیں:

اول: صرف تانا ریشم کا ہو تو اس کا استعمال مطلقاً جائز ہے، خواہ ریشم غالب ہو یا مغلوب ہو یا دونوں مساوی ہوں۔ چنانچہ عبارات ملاحظہ فرمائیں:

الاختيار لتعليل المختار (ص:49)

"لا بأس بلبس ما سداه إبريسم ولحمته قطن أو خز".

یعنی: اس کپڑے کے پہننے میں کوئی حرج نہیں جس کا تانا ریشم کا اور بانا روئی یا خز کا بنا ہوا ہو۔

اسی طرح کی عبارت علامہ تمر تاشیؒ نے "تنویر الابصار" میں ذکر کی ہے، جس کی شرح میں علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ جب کپڑے کا تانا ریشم کا اور بانا روئی کا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، خواہ بانے میں موجود روئی ریشم سے کم ہو یا زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں، (کیونکہ تانے میں ریشم ظاہر نہیں ہوتا)، اگرچہ بعض حضرات نے روئی کے غالب ہونے کی قید لگائی ہے، لیکن صحیح قول پہلا ہی ہے، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حاشية ابن عابدين (356/6، كتاب الحظر والإباحة، ايج ايم سعيد)

(قوله ولحمته غيره) سواء كان مغلوبا أو غالبا أو مساويا للحرير وقيل لا يلبس إلا إذا غلبت اللحمة على الحرير والصحيح الأول كما في المحيط.

دوم: صرف بانا ریشم کا ہو یا تانا اور بانا دونوں ریشم کے ہوں تو اس کا استعمال ناجائز ہے۔ چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

الجوهرة النيرة (153/6)

وأما ما كانت لحمته وسداه كلاهما من حرير لم يجز لبسه عند أبي حنيفة لا في الحرب ولا في غيره.

باقی فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی عبارات سے تانے میں ریشم کے جواز اور بانے میں عدم جواز کی دو علتیں معلوم ہوتی ہیں: ایک یہ کہ بانے کے ذریعے کپڑا بُنا جاتا ہے اور اسی پر کپڑے کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ دوسری یہ کہ بانا ظاہری طور پر نظر آتا ہے، جبکہ تانا مخفی اور چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اس علت کو امام ابو منصور ماتریدیؒ نے ذکر کیا ہے، علامہ ابن الہمامؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ جمہور فقہائے کرامؒ نے پہلی علت کو لیا ہے، علامہ شامیؒ نے بھی اسی کو راجح قرار دیا ہے، چنانچہ عبارات ملاحظہ فرمائیں:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الدر مع حاشية ابن عابدين (356/6، كتاب الحظر والإباحة، ايچ ايم سعيد)

يحل (لبس ما سداه إبريسم ولحمته غيره) ككتان وقطن وخز لأن الثوب إنما يصير ثوبا بالنسج والنسج باللحمة فكانت هي المعتبرة دون السدى.

حاشية ابن عابدين (356/6، كتاب الحظر والإباحة، ايچ ايم سعيد)

وقد علل المشايخ المسألة بتعليلين الأول ما قدمه الشارح، وهو المذكور في الهداية والثاني ما نقل عن الإمام أبي منصور الماتريدي رحمه الله تعالى، وهو أن اللحمة تكون على ظاهر الثوب ترى وتشاهد فالتعليل الأول ناظر إلى اعتبار اللحمة مطلقا؛ لأنها كآخر وصفى العلة كما مر، والثاني ناظر إلى ظهورها------------- وظاهر إطلاق المتون اعتبار التعليل الأول.

سوم: تانا ریشم کا اور بانے میں ریشم کی ملاوٹ ہو تو ایسے کپڑے کے بارے میں کہیں صراحت تو نہیں ملی (شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اس زمانے میں ایسا کپڑا تیار نہیں کیا جاتا تھا)، البتہ فقہائے کرام رحمہم اللہ کی بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں غالب کا اعتبار ہو گا، یعنی مجموعی طور پر اگر کپڑے میں ریشم غالب ہو تو اس کا پہننا ناجائز ہے اور اگر مغلوب ہو تو اس کی گنجائش ہے، چنانچہ عبارات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ علامہ حصکفی رحمہ اللہ ریشم اور روئی سے بنے ہوئے کپڑے کے بارے میں بحث کرتے ہوئے الدر المختار (6/ 357، کتاب الحظر والإباحۃ، ایچ، ایم، سعید) میں فرماتے ہیں:

قلت ولم أر ما لوخلطت اللحمة بإبريسم وغيره والظاهر اعتبار الغالب".

یعنی: اگر بانا ریشم اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کو ملا کر بنایا گیا ہو تو غالب کا اعتبار کیا جائے گا۔

2۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے "الاشباہ" کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اگر بانے میں ڈالا گیا ریشم وزن کے اعتبار سے دوسری چیز یعنی روئی وغیرہ کے برابر ہو یا اس سے کم ہو تو اس کا پہننا جائز ہے، چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حاشية ابن عابدين (357/6، كتاب الحظر والإباحة، ايچ ايم سعيد)

في الأشباه في قاعدة إذا اجتمع الحلال والحرام ألحقه بمسألة الأواني وحينئذ فيحل لو حرير اللحمة مساويا وزنا أو أقل لا أزيداه.

3۔ علامہ رافعی رحمہ اللہ نے بھی علامہ رملی رحمہ اللہ کے حوالے سے غالب کا اعتبار کیا ہے، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

تقريرات الرافعي مع الشامية (ج:6ص:306، ايچ ايم سعيد)

هذا الجواب يظهر اذا كان المراد بالخلط في كلام الرملي اختلاط المجاورة وهو غير متبادر منه فإن المتبادر خلط الممازجة والظاهر اعتبار الغالب كما قال الرملي.

نیز اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضراتِ شافعیہ اور حنابلہ رحمہم اللہ کے نزدیک بھی مخلوط دھاگے سے بنائے گئے کپڑے میں غالب کا اعتبار ہے، یعنی اگر ریشم غالب ہو تو اس کا پہننا جائز نہیں اور اگر ریشم مغلوب ہو تو جائز ہے۔ نیز شافعیہ کے نزدیک اگر ریشم اور روئی کی مقدار برابر ہو تو بھی استعمال جائز ہے۔ چنانچہ عبارات (13،12،11) ملاحظہ فرمائیں۔

البتہ حنفیہ کی بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ بانے میں ریشم کی ملاوٹ ہونے کی صورت میں اگر ریشم ظاہر ہو تو مکروہ ہے، اگر ریشم ظاہر نہ ہو یا دونوں ظاہر ہوں تو پھر مکروہ نہیں، چنانچہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

حاشية ابن عابدين (357/6، كتاب الحظر والإباحة، ايچ ايم سعيد)

إذا خلطت اللحمة بإبريسم وغيره بحيث يرى كله إبريسما كره وإن كان كل واحد مستبينا كالطراز لم يكره.

علامہ حصکفیؒ نے "الدر المختار" میں بھی ریشم کے ظاہر ہونے کی صورت میں کراہت کا قول اختیار کیا ہے۔

مذکورہ بالا تمہید میں ذکر کردہ تفصیل سے درج ذیل امور معلوم ہوئے:

۱۔ کپڑے کے کناروں پر چار انگشت کی مقدار ریشم کا استعمال تانے اور بانے دونوں میں جائز ہے۔

۲۔ اگر کپڑے کے صرف تانے میں ریشم ہو تو اس کا استعمال مطلقاً جائز ہے، خواہ غالب ہو یا مغلوب۔

۳۔ اگر صرف بانے میں ریشم ہو، تانے میں نہ ہو تو اس میں غالب کا اعتبار ہوگا، اگر ریشم غالب ہو تو ناجائز، ورنہ جائز ہے۔

۴۔ اگر کپڑے کا تانا ریشم کا اور بانا روئی اور ریشم کو ملا کر بنایا گیا ہو تو بھی تیار شدہ کپڑے میں غالب کا اعتبار کیا جائے گا۔

۵۔ آج کل بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ تانا اور بانا دونوں برابر یا بانا باریک اور تانا موٹا ہوتا ہے اور تانے اور بانے دونوں میں ریشم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بھی مجموعی طور پر کپڑے میں غالب ریشم کا اعتبار کیا جائے گا۔

۶۔ اگر مخلوط دھاگے سے تیار کیے گئے کپڑے میں ریشم اور روئی وغیرہ کی مقدار برابر ہو اور ریشم ظاہر نہ ہو تو اس کا پہننا بھی جائز ہوگا۔

واضح رہے کہ جن صورتوں میں ریشم کے غلبہ کا اعتبار کیا گیا ہے ان میں ریشم مغلوب ہونے کے باوجود اگر کپڑے پر ظاہر ہو تو اس کا استعمال مکروہ ہے، نیز یہی حکم ریشم اور روئی کے مساوی ہونے کی صورت میں ہوگا۔ (کما صرح فی الدر والشامیۃ)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

سوالات کے جوابات

1) تمہید میں ذکر کردہ تفصیل کے پیشِ نظر کرنڈی کی چاروں اقسام کا حکم درج ذیل ہے:

i. **خالص کرنڈی:** خالص کرنڈی کا کپڑا تانا اور بانا دونوں کرنڈی کے دانے دار دھاگے (عام طور پر اس میں "Waste Silk" کی مقدار چالیس سے پچاس فیصد تک ہوتی ہے اور کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتی ہے) سے بنا ہوتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ تمہید میں ذکر کردہ اصول کے پیشِ نظر اگر مجموعی طور پر کاٹن اور کیڑے کے جسم کی مقدار زیادہ اور ریشم کی مقدار کم ہو تو اس کا پہننا جائز ہے، لیکن اگر ریشم کی مقدار زیادہ اور کاٹن کم ہو تو اس کا پہننا جائز نہیں۔

باقی جہاں تک ریشم کی مقدار کی کمی بیشی کو پہچاننے کا تعلق ہے تو وہ کپڑا بنانے والوں کا کام ہے، ہر شخص یہ پہچان نہیں کر سکتا، لہذا خالص کرنڈی کا کپڑا کسی تجربہ کار، دیندار شخص (بہتر ہے کہ دو شخص ہوں) سے پوچھنے کے بعد ہی پہنا جائے۔

کاٹن کرنڈی اور پولیسٹر کرنڈی:

کاٹن کرنڈی اور پولیسٹر کرنڈی کے تانے میں بالکل ریشم نہیں ہوتا، کیونکہ کاٹن کرنڈی میں تانا کاٹن کا اور پولیسٹر کرنڈی میں تانا پولیسٹر کا بنا ہوتا ہے، البتہ بانا کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے، جس میں عام طور پر چالیس سے پچاس فیصد تک "Waste Silk" یعنی پھوک کاٹن، ایک سے تین فیصد کیڑے کا جسم اور بقیہ کاٹن ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ مجموعی طور پر اس میں چونکہ "Waste Silk" یعنی گھٹیا ریشم کی مقدار کم ہوتی ہے، اس لیے اس کا پہننا جائز ہے۔

ii. **ریشم کرنڈی:**

ریشم کرنڈی میں چونکہ تانا خالص ریشم کا اور بانا بغیر دانے دار کرنڈی کے دھاگے کا ہوتا ہے، جس میں "Waste Silk" کی مقدار عام طور پر چالیس سے پچاس فیصد تک ہوتی ہے، اس طرح مجموعی طور پر اگر اس میں ریشم کی مقدار زیادہ ہو تو اس کا پہننا بھی جائز نہیں، تاہم اگر ریشم اور روئی کی مقدار برابر یا کم ہو اس کے پہننے کی گنجائش ہے۔

باقی کرنڈی کے دھاگے میں ریشم کے کیڑے کے جسم کی ملاوٹ کی گنجائش ہے، کیونکہ فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ ریشم کے کیڑے کا جسم اور اس کی بیٹ وغیرہ سب پاک ہے، چنانچہ علامہ شامیؒ "وہبانیہ" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

ردالمحتار (35/2، باب المیاہ، کتاب الطہارۃ، ایچ ایم سعید)

في الوهبانية: دود القز وماؤه وبزره وخرؤه طاهر.

اسی طرح "فتاوی ہندیہ" اور علامہ لکھنویؒ کی کتاب "السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ" میں بھی ریشم کے کیڑے کے جسم کو پاک کہا گیا ہے۔ لہذا اس کا خارجی استعمال (کپڑے وغیرہ بنا کر پہننا) جائز ہے۔ (دیکھیے عبارات: ۱۴، ۱۵)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
AL MUFTI ONLINE

2) مذکورہ معلومات کی روشنی میں تمہید میں ذکر کردہ بوسکی کی کسی بھی قسم کا پہننا جائز نہیں، کیونکہ اس میں عام طور پر زیادہ مقدار ریشم کی ہوتی ہے، نیز اگر کبھی پچاس فیصد ریشم اور پچاس فیصد دوسرا دھاگہ استعمال ہو تو بھی چونکہ یقینی طور پر اس بات کا پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ اس میں کتنے فیصد ریشم ہے؟ کیونکہ عام طور پر اس میں ریشم ظاہر ہوتا ہے، اس لیے اس صورت میں بھی احتیاط کی بناء پر بچنا لازم ہے۔

3) ہماری معلومات کی حد تک "راسلک" کے کپڑے میں عام طور پر چونکہ سو فیصد ریشم ہوتا ہے، اس لیے مردوں کے لیے اس کا پہننا ناجائز اور حرام ہے۔

واضح رہے کہ جہاں تک مصنوعی ریشم یعنی پولیسٹر سے بنائے جانے والے کپڑوں کا تعلق ہے تو وہ خواہ بوسکی، راسلک یا کسی اور نام سے فروخت کیے جاتے ہوں ان سب کا پہننا جائز ہے، باقی جہاں تک مذکورہ بالا ریشمی کپڑوں کے بیچنے اور خریدنے کا تعلق ہے تو چونکہ یہ کپڑے خواتین وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں، لہذا ان کا جائز استعمال موجود ہونے کی وجہ سے بیچنے اور خریدنے کی گنجائش ہے۔

نیز یہ فتوی تاجروں سے لی گئی مذکورہ معلومات کی روشنی میں دیا گیا ہے، لہذا اگر کسی کپڑے میں یہ تفصیل نہ ہو تو حکم بھی بدل جائے گا۔

حوالہ جات

1۔شرح النووي على مسلم (44/14)

عنى المكفوف أنه جعل لها كفة بضم الكاف وهو مايكف به جوانبها ويعطف عليها ويكون ذلك فى الذيل وفى الفرجين وفى الكمين وفى هذا جواز لباس الجبة ولباس ماله فرجان وأنه لاكراهة فيه. والله أعلم

2۔معرفة السنن والآثار- البيهقي (5/ 39)

قال الشافعي: إذا كان في نسج الثوب قز وقطن أو كتان فكان القطن الغالب لم أكره لمصل.

3۔السنن الكبرى للبيهقي (3/ 272)

حدثنا عامر بن عبيدة الباهلى قاضى البصرة قال: خرجت مع نفر من باهلة حتى أتينا أنس بن مالك فذكر الحديث قال فيه : قلنا فأخبرنا عن الخز قال: فأخرج إلينا جبة من خز بين قميصين وقال : ها هو ذا ألبسه ووددت أنى لم أكن لبسته وما أحد من أصحاب النبى -صلى الله عليه وسلم- إلا وقد لبسه غير عمر وابن عمر فإنهما لم يلبساه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com

4-شرح معاني الآثار- (255/4):

قال ثنا إسماعيل بن إبراهيم بن المهاجر قال سمعت أبي يذكر عن الشعبي قال : رأيت على الحسين بن علي جبة خز.

5-مصنف عبد الرزاق (77/11):

أخبرني وهب بن كيسان قال: رأيت خمسة من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم يلبسون الخز.

6-الفتاوى الهندية (331/5) :

وكان أبو حنيفة رحمه الله تعالى لا يرى بأسا بلبس الخز للرجال وإن كان سداه حريرا قال العبد الخز في زمانهم كان من أوبار ذلك الحيوان المائي الذي يسمى بالعربية خزا وقضاعة وبالتركية قندز واليوم يتخذ من الحرير العفن فيجب أن يكره كالقز كذا في الملتقط قال محمد رحمه الله تعالى لا بأس بالخز إذا لم يكن فيه شهرة وإلا فلا خير فيه كذا في الغياثية.

9- فتح القدير لكمال بن الهمام (22/ 176) :

(قوله ولأن الثوب إنما يصير ثوبا بالنسج والنسج باللحمة فكانت هي المعتبرة دون السدى) قال جمهور الشراح في تعليل هذا ؛ لأن الحكم إذا تعلق بعلة ذات وصفين يضاف الحكم إلى آخرهما ، واللحمة آخرهما انتهى.

10-رد المحتار (26/ 353) :

وفي شرح المجمع: الخز صوف غنم البحر.

11- المجموع شرح المهذب (4/ 436) :

(فان كان بعض الثوب ابريسم وبعضه قطنا فان كان الابريسم اكثر لم يحل وان كان اقل كالخز لحمته صوف وسداه ابريسم حل لما روى عن ابن عباس قال " انما نهى رسول الله صلي الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير".

12-مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (360/2) :

(ويحل عكسه) وهو مركب نقص فيه الإبريسم عن غيره كالخز سداه حريرولحمته صوف تغليبا لجانب الاكثر فيهما. (وكذا) يحل (إن استويا) وزنا فيما ركب منهما، (في الاصح) لانه لا يسمى ثوب حرير، والأصل الحل.

13-المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني (660/1) :

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

فأما المنسوج من الحرير وغيره كثوب منسوج من قطن وإبريسم أو قطن وكتان فالحكم للأغلب منهما لأن الأول مستهلك فيه فهو كالبيضة من الفضة والعلم من الحرير وقد روي عن ابن عباس قال : إنما نهى النبي صلى الله عليه و سلم عن الثوب المصمت من الحرير.

14ـ الفتاوى الهندية (2/ 171) :

ماء دود القز وعينه وخرؤه طاهر، كذا في القنية.

15ـ السعاية في كشف ما في شرح الوقاية (ص: 333):

وفي القنية عن القاضي بديع الدين ماء دود القز وعينه وخرؤه طاهر.

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد نعمان خالد

دارالافتاء: جامعۃ الرشید، کراچی

2 جمادی الاولی 1438ھ

الجواب صحیح
آفتاب احمد
۱۲/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
۱۱/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ غفر لہ
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی
۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
فیصل
۵/۶/۱۴۳۸ھ

دارالافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان
فتویٰ نمبر:
رمضان

الجواب صحیح
عبدہٗ عابد
عفی عنہ
۷/۶/۱۴۳۸ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE